روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
سوموار 8 دسمبر 2014ء 15 صفر 1436 ہجری 8 فتح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 277

ہر روز نیا نام

جب سے اَے یار تجھے یار بنایا ہم نے
ہر نئے روز نیا نام رکھایا ہم نے
کیوں کوئی خلق کے طعنوں کی ہمیں دے دھمکی
یہ تو سب نقش دل اپنے سے مٹایا ہم نے

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تمام ہندوستان ہمارے دعاوی سے ایسا بے خبر پڑا ہے کہ گویا کسی کو خبر ہی نہیں۔ میرے نزدیک یہ مدرسہ یا کالج وغیرہ کا بنانا اول سلسلہ کی مضبوطی پر موقوف ہے۔ اول چاہئے کہ سلسلہ میں ایسے لوگ ہوں جو سلسلہ کی ضروریات کی مدد کرنیوالے ہوں جب سلسلہ کی ضروریات مثل لنگر وغیرہ ہی پوری نہیں ہوتیں تو اور کاموں میں بہت توجہ کرنا بھی بے فائدہ ہے۔ اگر کچھ ایسے لائق اور قابل آدمی سلسلہ کی خدمات کے واسطے نکل جاویں جو فقط لوگوں کو اس سلسلہ کی خبر ہی پہنچا دیں تو بھی بہت بڑے فائدہ کی توقع کی جاسکتی ہے''۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 682)

مدرسہ کی حالت دیکھ کر دل پارہ پارہ اور زخمی ہوگیا۔ علماء کی جماعت فوت ہو رہی ہے۔ مولوی عبدالکریم کی قلم ہمیشہ چلتی رہتی تھی۔ مولوی برہان الدین فوت ہوگئے۔ اب قائم مقام کوئی نہیں۔ جو عمر رسیدہ ہیں ان کو بھی فوت شدہ سمجھئے۔ دوسرا جیسا کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تقویٰ ہو۔ اس کی تخم ریزی نہیں۔ یہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے ورنہ اچھے آدمی مفقود ہو رہے ہیں۔ آریہ زندگی وقف کر رہے ہیں۔ یہاں ایک طالب علم کے منہ سے بھی نہیں نکلتا۔

ہزار ہا روپیہ قوم کا جو جمع ہوتا ہے وہ ان لوگوں کے لیے خرچ ہوتا ہے جو دنیا کا کیڑا بنتے ہیں۔ یہ حالت تبدیل ہو کر ایسی حالت ہو کہ علماء پیدا ہوں۔ علمِ دین میں برکت ہے۔ اس سے تقویٰ حاصل ہوتی ہے۔ بغیر اس کے شوخی بڑھتی ہے۔ نبوی علم میں برکات ہیں۔

لوگ جو روپیہ بھیجتے ہیں لنگر خانہ کے لیے یا مدرسہ کے لیے۔ اس میں اگر بے جا خرچ ہوں تو گناہ کا نشانہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے تدبیر کرنے والوں کی قسم کھائی ہے۔ فالمد برات امرا (النّٰزعٰت: 6) میں تو ایسے آدمیوں کی ضرورت سمجھتا ہوں جو دین کی خدمت کریں۔ میرے نزدیک زبان دانی ضروری ہے۔ انگریزی پڑھنے سے میں نہیں روکتا۔ میرا مدعا یہ ہے اور میں نے پہلے بھی سوچا ہے اور جب سوچا ہے میرے دل کو صدمہ پہنچا ہے کہ ایک طرف تو زندگی کا اعتبار نہیں جیسا کہ خدا تعالیٰ کی وحی قرب اجلك المقدر سے ظاہر ہوتا ہے۔ دوسرا اس مدرسہ کی بنا سے غرض یہ تھی کہ دینی خدمت کیلئے لوگ تیار ہو جاویں۔ یہ خدا تعالیٰ کا قانون ہے۔ پہلے گزر جاتے ہیں۔ دوسرے جانشین ہوں۔ اگر دوسرے جانشین نہ ہوں تو قوم کے ہلاک ہونے کی جڑ ہے۔ مولوی عبدالکریم اور دوسرے مولوی فوت ہوگئے اور جو فوت ہوئے ہیں اُن کا قائم مقام کوئی نہیں۔ دوسری طرف ہزار ہا روپیہ جو مدرسہ کے لیے جاتا ہے پھر اس سے فائدہ کیا؟ جب کوئی تیار ہو جاتا ہے تو دنیا کی فکر میں لگ جاتا ہے۔ اصل غرض مفقود ہے۔ میں جانتا ہوں جب تک تبدیلی نہ ہوگی کچھ نہ ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ کی جماعت روحانی سپاہیوں کے تیار کرنے والے تھے وہ نہیں رہے دور چلے گئے ہیں۔ ہمیں کیا غرض ہے کہ قدم بقدم ان لوگوں کے چلیں جو دنیا کے لیے چلتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 584)

نیکی کا فیض پھیلائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''ہمارے باپ دادا جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تھے اور ہم نے ان کی اس نیکی کا فیض پایا، یہ ہم سے کچھ مطالبہ کر رہا ہے یا یہ مقاصد ہم سے کچھ مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور وہ یہ کہ ہم ان مقاصد کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ ہمیں ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ ہم نے بھی ان کے نتائج کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ حضرت مسیح موعود جو جو باتیں دنیا میں پیدا کرنے آئے ہم نے بھی اُن کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ ہم نے بھی مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کے لئے مددگار بننا ہے۔ جب ہم نے منادی کی آواز کو سنا اور ایمان لائے تو اب ہم بھی یہ اعلان کرتے ہیں اور ہمیں یہ اعلان کرنا چاہئے کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کہ ہم اپنی حالتوں میں یہ تبدیلیاں پیدا کریں گے اور اس پیغام کو پھیلائیں گے اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے لئے حضرت مسیح موعود تشریف لائے''۔

(روزنامہ الفضل 7 جنوری 2014ء)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆......☆......☆......☆

گارڈن ایونیو کالونی ربوہ سے متعلق ایک ضروری اطلاع

گارڈن ایونیو کالونی ملحقہ رحمٰن کالونی کی منظوری منجانب T.M.A چنیوٹ اور دفتر صدر عمومی ربوہ دی جا چکی ہے۔ جن احباب نے مندرجہ بالا کالونی میں پلاٹ اپنے نام منتقل کروائے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ اپنی ملکیتی رجسٹری وانتقال کی نقل دفتر مضافاتی کمیٹی پہنچا دیں تاکہ دفتری ریکارڈ میں اندراج کیا جا سکے۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

☆......☆......☆......☆

مشعل راہ

نوع انسان کے لئے اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(وہ لوگ) جنہیں ہم نے کتاب دی وہ اس کی (اسی طرح) پیروی کرتے ہیں۔ جس طرح پیروی کرنی چاہئے۔ وہ لوگ اس پر (پختہ) ایمان رکھتے ہیں۔ (البقرہ:122)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

وہ شخص جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اور اس میں عبور رکھتا ہے، اچھی طرح پڑھتا ہے، وہ فرمانبردار اور معزز سفر کرنے والوں کے ساتھ ہوگا۔ ان کے ساتھ اس کو مقام ملے گا۔

(ترمذی کتاب فضائل القرآن)

آنحضرت ﷺ نے ایک اور موقع پر فرمایا:

قرآن کے حسن میں اپنی عمدہ آواز کے ساتھ اضافہ کیا کرو۔ کیونکہ عمدہ آواز قرآن کے حسن میں اضافہ کا موجب ہوتی ہے۔

(سنن دارمی، کتاب فضائل القرآن)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

ہم ہرگز فتویٰ نہیں دیتے کہ قرآن کا صرف ترجمہ پڑھا جاوے۔ اس سے قرآن کا اعجاز باطل ہوتا ہے جو شخص یہ کہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ قرآن دنیا میں نہ رہے۔

(ملفوظات جلد 3 ص 265)

نیز فرمایا: آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف غم کی حالت میں نازل ہوا ہے۔ تم بھی اسے غم ہی کی حالت میں پڑھا کرو۔

(ملفوظات جلد 3 ص 152)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

قرآن شریف کو عمدہ طور پر اور خوش الحانی سے پڑھنا بھی ایک اچھی بات ہے، مگر قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرے۔

(ملفوظات جلد 1 ص 285)

فرمایا: قرآن شریف پر تدبر کرو۔ اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بہ تازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اُس کی تعلیم اُس زمانہ کے حسبِ حال ہوتو ہو۔ لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہرگز نہیں۔ یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کو دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو۔ اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔

(ملفوظات جلد 5 ص 102)

نیز فرمایا: تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 ص 13)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ہر ایک کی اپنی اپنی استعداد ہے۔ ہر ایک کی اپنی سمجھنے کی رفتار اور اخذ کرنے کی قوت بھی ہے تو اس کے مطابق بہرحال ہونا چاہئے اور سمجھ کر قرآن کریم کی تلاوت ہونی چاہئے۔ قرآن کریم کا ادب بھی یہی ہے کہ اس کو سمجھ کر پڑھا جائے۔ اگر اچھی طرح ترجمہ آتا بھی ہو تب بھی سمجھ کر، ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کا حق ادا کرتے ہوئے پڑھنا چاہئے تاکہ ذہن اس حسین تعلیم سے مزید روشن ہو۔ پھر جب انسان سمجھ لے، ہر ایک کا اپنا علم ہے اور استعداد ہے جس کے مطابق وہ سمجھ رہا ہوتا ہے ...... لیکن قرآن کریم کا فہم حاصل کرکے اس کو بڑھانا بھی مومن کا کام ہے۔ ایک جگہ ہی یہ تعلیم محدود نہیں ہو جاتی۔ تو جتنی بھی سمجھ ہے، بعض تو بڑے واضح احکام ہیں، سمجھنے کے بعد ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ کسی بھی اچھی بات کا یا نصیحت کا فائدہ تبھی ہو سکتا ہے جب وہ نصیحت پڑھ یا سن کر اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی ہو رہی ہوگی۔ کیونکہ تلاوت کا ایک مطلب پیروی اور عمل کرنا بھی ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے تمام اوامر و نواہی کو سامنے رکھیں اور اس تعلیم کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔

(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 627-629)

☆............☆............☆

مکرم رفیق احمد کاشف صاحب مربی سلسلہ

مجلس خدام الاحمدیہ بینن کا 12 واں اجتماع

امسال مجلس خدام الاحمدیہ بینن کو 19 تا 21 ستمبر 2014ء کو Dassa میں 12 واں نیشنل اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ گزشتہ کئی سال سے یہ اجتماع Porto Novo میں منعقد ہو رہا تھا۔ امسال پہلی مرتبہ Dassa میں انعقاد کیا گیا۔ Dassa بینن کے وسط میں واقع ہے۔ اجتماع کے لئے گورنمنٹ سے ایک کالج کی عمارت لی گئی تھی۔ جسے وقار عمل کے ذریعہ صاف کیا گیا اور خوبصورت بینرز کے ساتھ سجایا گیا۔ علمی مقابلہ جات اور نمازوں کیلئے انتظام کالج کے ہال میں کیا گیا جبکہ رہائش کا انتظام کلاس رومز میں کیا گیا۔ اور ورزشی مقابلہ جات کالج کے گراؤنڈ میں منعقد کئے گئے۔

مورخہ 19 ستمبر کو پروگرام کا باقاعدہ آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا گیا۔ اس کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ بینن مکرم لقمان بصیرو صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔ اس کے بعد مقابلہ حفظ قرآن ہوا جس کا نصاب خدام کے لئے آخری چالیس سورتیں اور اطفال کے لئے آخری بیس سورتیں تھیں۔

ان مقابلہ جات کے بعد نماز جمعہ اور نماز عصر ادا کی گئی۔ نمازوں کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مختلف ریجنز کی ٹیموں کے درمیان فٹ بال کے مقابلے ہوئے۔

نماز مغرب اور عشاء کے بعد رات کا کھانا پیش کیا گیا اور اس کے بعد دینی معلومات کا سوال و جواب کا مقابلہ ہوا۔

20 ستمبر کو دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم انوار الحق مربی سلسلہ نے ''ایک مثالی خادم کی خصوصیات'' کے موضوع پر درس دیا۔ اس کے بعد تقریری مقابلہ ہوا۔

ناشتہ کے بعد شہر میں مارچ پاسٹ کرنے کا پروگرام تھا۔ یہ بینن میں مجلس خدام الاحمدیہ کا بڑا اہم ایونٹ ہوتا ہے۔ اس میں تمام خدام دو قطاروں میں ترتیب کے ساتھ ہاتھوں میں بینرز لے کر کھڑے ہوتے ہیں جن پر مختلف نعرے اور تحریرات کندہ ہوتی ہیں اور سب سے آگے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم امیر صاحب اور مہمان ہوتے ہیں جو دوسرے ممالک کی مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی میں بینن تشریف لاتے ہیں۔ ان کے بعد دور تک نظر آنے والی دو قطاروں میں خدام واک کرتے اور ترانے اور نعرہائے تکبیر اللہ اکبر نیز امن و آشتی کے پیغامات پڑھتے جاتے ہیں۔ امسال سب سے آگے ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا بینر اٹھائے خدام پُرجوش انداز میں نعرے لگاتے ہوئے مین شہر میں 6 کلومیٹر واک کی۔ مارچ پاسٹ مکمل کرنے کے بعد جب واپس سکول میں پہنچے تو اس کے بعد کھانا پیش کیا گیا اور نماز ظہر اور عصر ادا کی گئیں۔ اس کے بعد رسہ کشی کا مقابلہ ہوا۔ اسی طرح رسہ کشی کا ایک نمائشی میچ مرکزی مربیان اور لوکل معلمین کے درمیان ہوا جو ایک سخت مقابلہ کے بعد مرکزی مربیان نے جیت لیا۔ اس کے بعد تیز دوڑنے اور ثابت قدمی کے مقابلہ جات ہوئے۔

مورخہ 21 ستمبر کو دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم ابراہیم عبدالعزیز صاحب ''ہم نوجوان نسل کیلئے کیسے نمونہ بن سکتے ہیں'' کے موضوع پر درس دیا۔

خدمت خلق کے جذبہ کے قائم رکھنے کی خاطر عطیہ خون کا انتظام کیا گیا جس میں خدام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور چالیس خون کی بوتلیں عطیہ کی گئیں۔

خدام الاحمدیہ کی شوریٰ ہوئی جس کی صدارت مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن نے کی اور خدام الاحمدیہ کو تفصیل کے ساتھ شوریٰ کا نظام سمجھایا۔ تلاوت اور ترجمہ کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی دعا کروائی۔ امسال کی دو تجاویز کو ممبران شوری کے سامنے بیان کیا گیا جو کہ حسب ذیل ہیں۔

(1) خدام الاحمدیہ کو فعال کرنے کے لئے لائحہ عمل تیار کیا جائے۔

(2) خدام الاحمدیہ کو مالی لحاظ سے خود کفیل کرنے کے لئے حکمت عملی وضع کی جائے۔

مجلس شوریٰ کی کارروائی کے بعد اجتماع کے اختتامی سیشن کا آغاز ہوا جس کے مہمان خصوصی مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ اور نائیجریا کے وفد نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور خدام الاحمدیہ بینن کو کامیاب اجتماع کے انعقاد پر مبارکباد دی نیز صدر صاحب خدام الاحمدیہ بینن کو یادگاری شیلڈ پیش کی۔ اس کے بعد صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بینن مکرم لقمان بصیرو صاحب نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی بعدہٗ پوزیشن لینے والے خدام اور اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے اور مکرم امیر صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں ''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی'' کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد آپ نے دعا کروائی۔ نماز ظہر اور عصر ادا کی گئی اور کھانا پیش کیا گیا۔ اس اجتماع کی کل حاضری 433 تھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ خدام کو اخلاص و وفا میں بڑھائے اور وہ خدام الاحمدیہ کے قیام کے مقاصد کو حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 14 نومبر 2014ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

سماجی اور معاشرتی تعلقات سیرۃ النبیؐ کی روشنی میں

یہ تعلیم وتربیت اور دعوت الی اللہ کا کامیاب ذریعہ ہیں

عبدالسمیع خان

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرتی اور سماجی تعلقات کو خوشگوار رکھنے اور انہیں بڑھانے پر بہت زور دیا ہے۔ کیونکہ اس سے معاشرہ میں امن اور خوشی پھیلتی ہے اور تعلیم وتربیت اور دعوت الی اللہ کے رستے کھلتے ہیں۔

ہمارے آقا کا یہ منفرد اعزاز ہے کہ آپ نے زندگی کے کسی بھی طبقہ کو اپنی رحمت سے محروم نہیں رکھا اور اس میں کسی بھی مذہب کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ ہر فرد بشر آپ سے فیضیاب ہوا ہے۔ آئیے قرآن وسنت اور حدیث کی روشنی میں اس کے نظارے کریں۔

☆ **بیوی بچے**: انسانی زندگی کا پہلا دائرہ اس کے بیوی بچے ہیں۔ جس کے متعلق رسول کریمؐ نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اہل وعیال کے لئے بہتر ہے۔ اور میں اس معاملہ میں تم سب سے بہتر ہوں۔ چنانچہ آپ کی بعض بیویاں شادی کے وقت مسلمان نہ تھیں مگر آپ کے حسن اخلاق سے آپ کی گرویدہ ہو کر مسلمان ہوگئیں۔

☆ **والدین ورشتہ دار**: معاشرتی زندگی کا آغاز والدین اور رشتہ داروں سے ہوتا ہے۔ والدین مذہباً مخالف بھی ہوں تو اللہ تعالیٰ نے عام دنیاوی معاملات میں حسن سلوک کرنا فرض قرار دیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو رضاعی ماں حضرت حلیمہ سعدیہ کے لئے چادر بچھا دی۔ تحفے دیئے۔ رضاعی بہن کے ساتھ بے حد شفقت کی۔ جنگ حنین میں رضاعی والدہ کے قبیلہ کے سارے گرفتار قیدیوں کو رہا کر دیا۔ حضرت اسماءؓ کی مشرکہ والدہ مدینہ آئیں تو رسول اللہؐ نے انہیں والدہ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا۔

ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے بھی رسول اللہؐ کو بچپن میں دودھ پلایا تھا۔ رسول اللہ ہمیشہ اس کو تحائف بھجواتے رہے۔ تمام امت کو اپنے والدین کی بخشش کی دعا سکھائی۔ اپنے والدین کے دوستوں سے بھی احسان کی تلقین فرمائی۔

آپ نے قریبی رشتہ داروں کو نہ صرف پیغام حق پہنچایا بلکہ ان کی مالی امداد کرنے اور دیگر مشکلات دور کرنے پر مستعد رہے۔ ہجرت کے بعد آپؐ کے انکار کی وجہ سے مکہ والوں پر قحط آیا مگر آپؐ نے ابوسفیان کی درخواست پر نہ صرف ان کے لئے دعا کی بلکہ 10 ہزار درہم بھی بھجوائے۔ ثمامہ بن اثال نے مسلمان ہو کر اہل مکہ کا غلہ بند کر دیا تو آپ نے اس سے منع فرما دیا۔

آپؐ نے صلہ رحمی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ صلہ رحمی یہ نہیں کہ رشتہ داروں کے حسن سلوک کا بدلہ دیا جائے۔ بلکہ اصل صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے جو رشتہ توڑنے والے سے جوڑنے کی کوشش کرے۔

قرآن نے سورۃ نور آیت 23 میں رشتہ داروں کی زیادتیوں پر صبر کرنے اور عفو سے کام لینے کا حکم دیا ہے۔ رسول اللہؐ نے تو صحابہؓ سے فرمایا کہ مصر فتح کرو تو ان سے حسن سلوک کرنا کیونکہ میری دادی ہاجرہ مصری تھیں۔ صحابہؓ نے اس پر عمل کیا تو مصر میں اسلام تیزی سے پھیلا۔

☆ **یتامیٰ**: ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دل کی سختی کا ذکر کیا تو فرمایا دل نرم کرنا چاہتے ہو تو یتیم سے رابطہ کرو۔ اس کے سر پر ہاتھ پھیرو۔ اسے اپنے کھانے میں شریک کرو۔ قرآن میں ہے۔ یتیم کو مت جھڑکو۔

رسول اللہؐ تو خود یتیم تھے اور اس کی مشکلات سے آگاہ تھے اس لئے آپ نے فرمایا میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں دو انگلیوں کی طرح اکٹھے ہوں گے۔ حضرت بشیر بن عقربہؓ کے والد جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ رسول اللہؐ نے انہیں روتے دیکھا اور فرمایا کہ اب میں تمہارا باپ ہوں گا اور عائشہ تمہاری ماں۔

حضرت جابرؓ کے والد شہید ہو گئے تو آپ نے معجزانہ رنگ میں ان کے قرض کی ادائیگی کا انتظام کروایا اور وقتاً فوقتاً حیلوں، بہانوں سے شفقت کا سلسلہ جاری رکھا۔

بیواؤں کا بھی بہت خیال رکھتے اور ان کے نان نفقہ کا بندوبست کرتے۔ آپ نے کئی شادیاں بیواؤں سے کیں اور ان کی قوموں اور خاندانوں کے ساتھ نہایت عمدہ تعلقات قائم کئے۔

☆ **غرباء / مساکین**: آپ کا دل تو ہمدردی خلق سے معمور تھا۔ اسی خاطر معاہدہ حلف الفضول میں شرکت کی اور مظلوموں کے حق دلوائے اور بعد میں بھی ایسے معاہدوں کو پسند کرتے رہے۔

ایک غریب مسجد میں آیا تو اس کی مدد کی تحریک کرتے ہوئے دو چادریں اس کو دے دیں۔ ایک غلام کو بکری کی کھال اتارنے کا طریقہ سکھایا۔ ایک تنگدست کو رشتہ نہیں ملتا تھا۔ رسول اللہؐ نے اس کے رشتے، حق مہر اور ولیمہ کا انتظام کرایا۔

ایک شخص نے کاروبار میں نقصان اٹھایا اور قرضہ چڑھ گیا۔ رسول اللہؐ نے اس کے لئے صدقہ کی تحریک فرمائی۔ مگر قرض جتنی رقم اکٹھی نہ ہو سکی۔ تو آپ نے قرض خواہوں سے باقی قرض معاف کرنے کی سفارش کی۔

مستحقین کے متعلق فرماتے تھے کہ ان کی سچی سفارش مجھ تک پہنچا دیا کرو۔ تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ فیصلہ تو اللہ کے رسول نے ہی کرنا ہے۔

کہیں سے 10 درہم آئے تو آپ نے 4 درہم کی قمیص خریدی۔ کسی نے مانگی تو فوراً دے دی۔ قمیص دوبارہ خریدی تو ایک لونڈی رو رہی تھی جس کے 2 درہم گم ہو گئے تھے۔ 2 درہم اسے دے دیئے۔ اور اس کے مالکوں کے پاس جا کر سفارش کی تو انہوں نے اسے آزاد کر دیا۔ جس پر آپؐ بہت خوش ہوئے۔

ایک شخص نے رسول کریمؐ سے بکریاں مانگیں تو آپ نے دو پہاڑوں کے درمیان وادی کی تمام بکریاں اس کو عطا کر دیں وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور کہا میری قوم اسلام لے آؤ۔ اللہ کی قسم محمد اتنا دیتے ہیں کہ انہیں غربت کا کوئی ڈر نہیں۔

☆ **ہمسائے**: رسول اللہ نے ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک کی اس قدر تاکید فرمائی کہ صحابہؓ خیال کرتے تھے شاید اسے وراثت میں حقدار قرار دے دیا جائے گا۔

مکی دور میں ابولہب اور عقبہ بن ابی معیط رسول اللہ کے پڑوسی تھے۔ آپ کے دونوں طرف آباد تھے اور بیرونی مخالفت کے علاوہ گھر میں بھی ایذا پہنچانے سے باز نہ آتے تھے۔ غلاظت کے ڈھیر رسول اللہؐ کے دروازہ پر ڈال دیتے تھے۔ رسول اللہؐ خود اس گندگی کو اٹھاتے اور فرماتے یہ کیا کر رہے ہو کیا یہی حق ہمسائیگی ہے آپ نے حق ہمسایہ 40 گھر تک قرار دیا۔

رسول اللہ نے فرمایا وہ شخص مومن نہیں جو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا ہمسایہ بھوکا رہے۔ آپ نے نصیحت کی کہ ہمسایوں کو تحفہ بھیجو۔ خواہ بہت کم قیمت ہو اور سالن میں شوربہ زیادہ کرنا پڑے اور فرمایا کہ جب ہمسایہ تیرے متعلق گواہی دے کہ تو اچھا ہے تو پھر واقعی اچھا ہے۔

رسول اللہ نے فرمایا ''جب پڑوسی کا بیٹا تیرے پاس آئے تو اس کے ہاتھ پر کوئی چیز رکھ دیا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے''۔

مدینہ میں ایرانی ہمسائے کی دعوت پر حضرت عائشہؓ کے ساتھ اس کے گھر تشریف لے گئے۔

☆ **ساتھی۔ رفقائے کار**: وہ لوگ جن کے ساتھ کسی طرح کا رابطہ ہو۔ بچپن کے ساتھی ہوں، محلے دار ہوں، کاروبار اور ملازمت میں رفیق کار ہوں، ہم سفر ہوں، سکول و کالج میں ہم مکتب ہوں، کلاس فیلو ہوں، روم میٹ ہوں۔ قرآن نے ان سب کو ایک طرح کا پڑوسی قرار دیا ہے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرمائی ہے۔

ابوسفیان بن حارث رسول اللہ کا بچپن کا ہم عمر ساتھی تھا۔ مگر دعویٰ کے بعد سخت دشمن ہو گیا۔ 20 برس تک گندے اشعار کہتا رہا۔ مگر فتح مکہ کے موقع پر آپؐ نے اسے معاف فرما دیا اور کہا کہ تم نے بچپن کی دوستی کا خیال بھی نہیں کیا۔

رسول اللہ نے دعویٰ سے پہلے متعدد تجارتی سفر کئے۔ حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ ان کے سسرالی رشتہ دار خزیمہ ساتھ تھے۔ اسی طرح سائب بن عبداللہ کے ساتھ کاروبار کیا۔ سب آپ کے اخلاق کے معترف تھے۔ خزیمہ اور سائب نے تو انہیں اخلاق کی بناء پر اسلام قبول کر لیا۔

☆ **مسافر**: ابوجہل نے ایک مسافر کا حق دبا لیا تھا۔ رسول کریمؐ کسی قسم کی اہانت کی پرواہ کئے بغیر اس کے ساتھ ابوجہل کے پاس گئے اور اس کا حق دلوایا۔ راستے سے تکلیف دہ چیزیں ہٹانے والے کو جنت کی بشارت دی، وقار عمل کی بنیاد اسی بات پر ہے۔ رسول اللہؐ نے صحیح راستہ بتانے کو صدقہ قرار دیا۔ ایک مسافر خاتون کے مشکیزہ سے پانی لیا مگر اس کے پانی میں کوئی کمی نہ ہوئی بلکہ اسے مزید تحفے دیئے۔

☆ **غلام۔ خادم**: رسول اللہؐ نے اپنے غلام حضرت زیدؓ بن حارثہ سے ایسا شفقت کا سلوک فرمایا کہ انہوں نے سگے ماں باپ کے پاس جانے سے انکار کر دیا۔ حضرت بلالؓ کو اتنی عزت دی کہ فتح مکہ کے وقت ان کے جھنڈے تلے آنے کو جان بخشی کا مترادف قرار دیا۔ آپ نے خود سینکڑوں غلام آزاد کئے اور صحابہ کو ترغیب دی۔

فرماتے خادموں سے طاقت سے زیادہ کام نہ لو۔ جو خود کھاؤ انہیں کھلاؤ جو خود پہنو انہیں بھی پہناؤ۔ ایک صحابی نے غلام کو تھپڑ مارا تو اسے سخت تنبیہ کی جس پر اس نے غلام کو آزاد کر دیا۔ حضرت سلمان فارسیؓ کی آزادی کے لئے صحابہ کے ساتھ مل کر 300 پودے لگائے۔

مسجد نبوی کا خادم یا خادمہ فوت ہو گئی تو اس کی قبر پر جا کر جنازہ پڑھایا۔

☆ **قیدی**: آپؐ نے قیدی آزاد کروانے کا بڑا اجر بیان فرمایا۔ بدر کے قیدی آئے تو ان کو آسان شرائط کے ساتھ رہا کر دیا۔ اس دوران ان کے ساتھ ایسا حسن سلوک فرمایا کہ بعد میں اکثر نے اسلام قبول کر لیا۔

☆ **بے تکلف مجالس**: احباب کے ساتھ دلچسپ مجالس لگاتے۔ جس میں صحابہ پرانے قصے بھی سناتے اچھے لطیفوں اور واقعات پر مسکراتے۔ فرماتے ساتھیوں سے مسکرا کر ملنا بھی نیکی ہے۔

☆ **عیادت مریض**: کوئی بیمار ہوتا تو عیادت کے لئے جاتے۔ دوا بھی تجویز کرتے، علاج کی نگرانی فرماتے۔ مریض کا حوصلہ بڑھاتے۔ ایک یہودی بچے کی بیمار پرسی کے لئے گئے۔ اسے خدا کی طرف بلایا اور جب اس نے مرنے سے چند لمحے قبل اسلام قبول کر لیا تو بہت خوش ہوئے۔

☆ **تعزیت**: وفات یافتگان کے لواحقین کے ساتھ تعزیت کے لئے ان کے گھر جاتے۔ ان کے کھانے وغیرہ کا انتظام کرواتے۔ مصیبت زدوں کو صبر کی تلقین کرتے۔ کسی پر چٹی پڑ جاتی تو اس کی مدد کرتے۔

ایک بار یہودی کا جنازہ جا رہا تھا تو آپ احتراماً کھڑے ہو گئے۔ صحابہؓ نے کہا یہ تو یہودی تھا۔ فرمایا کیا وہ انسان نہیں تھا۔ جنگوں میں مرنے والے

دشمنوں کی لاشوں کی تدفین کا بھی انتظام کرتے۔

☆**معذور**: معذوروں کو معاشرہ کا مفید حصہ بناتے۔ ایک نابینا صحابی کو موذن اور اپنے بعد مدینہ میں امیر بنایا۔ ایک پاگل عورت گلی گلی آپ کو پھراتی رہی مگر برا نہ بنایا۔

☆**مہمان**: آپؐ نے مہمان کا حق بھی قائم فرمایا۔ مسجد نبوی تو مہمانوں اور وفود اور اصحاب صفہ سے بھری رہتی تھی۔ صحابہؓ نے بھوکے رہ کر مہمان کو کھانا کھلایا۔ جس سے آسمان پر خدا بھی خوش ہوتا رہا۔ مہمانوں کی روحانی تربیت کا بھی انتظام فرماتے اور اس کے لئے افراد مقرر کرتے۔

ایک یہودی مہمان آپ کے گھر ٹھہرا اور بستر گندہ کر کے چلا گیا۔ تلوار واپس لینے آیا تو دیکھا کہ آپ خود اس کا بستر دھو رہے تھے۔ یہ خلق دیکھ کر وہ مسلمان ہو گیا۔

☆**لنگر**: حسب موقع دعوت کرتے۔ آغاز نبوت میں 2 دفعہ رشتہ داروں اور سرداروں کی دعوت کی پیغام حق پہنچایا۔ آپ کا لنگر ہمیشہ جاری رہتا۔ جس سے اصحاب صفہ خاص طور پر فیض یاب ہوتے۔ مسافروں اور مہمانوں کی آمد پر اپنے گھر یا صحابہ کے پاس قیام وطعام کا انتظام کرواتے۔ کہیں سے کھانے کا تحفہ آتا تو سب حاضرین شریک ہو جاتے۔ غیر حاضر کا حصہ بھی رکھ لیتے۔

☆**تحفہ و قرض**: محبت بڑھانے کے لئے تحفہ دینے کا طریق اختیار فرماتے۔ تحفہ لیتے تو اس سے اچھا لوٹاتے۔

قرض لیتے تو بڑھا کر واپس کرتے مگر بڑھانے کی شرط کو سود قرار دیا۔ ایک شخص سے قرض لیا اس نے وقت سے پہلے آکر سخت کلامی کی۔ مگر آپ نے اسے قرض بڑھا کر دینے کا ارشاد فرمایا۔ جس سے اس کا دل بدل گیا اور وہ اسلام لے آیا۔

قرض خواہ کو تقاضا کرتے وقت نرمی کی تعلیم دیتے کہ خدا تم سے نرمی کا معاملہ کرے گا۔

☆**سلام**: رسول کریمؐ نے ہر ایک کو سلام کرنے کا حکم دیا خواہ وہ ناواقف ہی ہو۔ غیر مسلم دشمنوں کو بھی سلام کرتے۔ دشمن علیکم السام کہتے یعنی تم پر ہلاکت ہو مگر آپ جواب میں صرف علیکم کہتے۔ اگر کسی کو چھینک آتی اور وہ الحمدللہ کہتا تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کی دعا دیتے۔

فرماتے 3 دن سے زیادہ ناراضگی منع ہے۔ سلام میں پہلے کرنے والا خدا کی رضا حاصل کرتا ہے۔

☆**تقریب شادی**: شادی میں احباب کو بلاتے اور ولیمہ کا اہتمام کرتے۔ نئے شادی شدہ جوڑے کو تحفہ دیتے اور مبارکباد دینے کے لئے دعا بھی سکھاتے۔ حضرت جابرؓ کی شادی ہوئی تو مالی مدد بھی فرمائی۔

☆**ولادت**: صحابہؓ کے اولاد ہوتی تو گھٹی دینے بھی تشریف لے جاتے۔ چھوٹے بچوں کو لمبی عمر کی دعا دیتے۔ نواسوں کے ساتھ کھیلتے اور ان کے لئے سواری بھی بنتے۔

☆**طالب علم اور اساتذہ**: علم کی بہت قدر کرتے۔ اس زمانہ کے اساتذہ اور طلباء آپ کی شفقت کے حقدار بنے۔ قرآن سیکھنے اور سکھانے والوں کی حوصلہ افزائی کرتے۔ فرمایا کوئی غلط پڑھے تو اس کی درستی اور اصلاح کرو۔ علمی مجالس میں خود بھی تشریف فرما ہوتے۔ صحابہؓ سے سوال وجواب کی مجالس لگاتے دین کا بہت بڑا حصہ اسی طرح ہم تک پہنچا ہے۔

پڑھے لکھے اور سمجھدار، دانشمندوں سے مشورہ کرتے اور قبول فرماتے۔

☆**بااثر افراد**: معاشرے کے بااثر شریف سرداروں سے بھی روابط تھے۔ چنانچہ سفر طائف کے بعد ایک بہادر سردار مطعم بن عدی کی پناہ میں مکہ میں داخل ہوئے۔

لوگوں کو اپنے سرداروں اور صاحب عزت لوگوں کی تکریم کی ہدایت فرماتے بلکہ فرمایا کہ ان کے اعزاز میں کھڑے ہو جایا کرو۔ کئی سردار اسلام لائے تو انہیں ان کے مناصب پر قائم رکھا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ سیف اللہ اس کی زبردست مثال ہیں۔ جاہلیت میں بھی بہادر اور سپہ سالار تھے۔ اسلام میں بھی اللہ کی تلوار کا لقب پایا۔

☆**نیکوکار لوگ**: خدمت دین کرنے والوں اور دینی تعلیم پر عمل کرنے والوں کی بہت حوصلہ افزائی فرماتے۔ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں بہنے والے آنسو اور فی سبیل اللہ غبار آلود ہونے والے پاؤں پر آگ حرام ہے۔ کچھ مسلمان جنگ سے بھاگ کر آگئے تو فرمایا تم دوبارہ حملہ کرنے کی تیاری کی خاطر آئے ہو۔

نمازیں ادا کرنے والوں خصوصاً رات کی نمازیں پڑھنے والوں کو روشنی حاصل ہونے کی بشارت دی۔ مالی قربانی کرنے والوں کو مال بڑھنے اور جنت میں گھر عطا ہونے کی خوشخبری دی غریب اور غریب الوطن لوگوں کو حوصلہ دیا۔ ہمت بڑھائی اور فرمایا تم ذکر الٰہی سے امیروں کی مالی قربانی کا مقابلہ کر سکتے ہو۔

سادہ طبع اور شریف النفس لوگوں کو اہل جنت میں سے قرار دیا۔ فرماتے جو اپنا حق خدا کی خاطر چھوڑتا ہے جنت اس کی منتظر رہتی ہے۔

☆**تمام اہل وطن**: مکہ سے بہت محبت تھی اور نکلنا گوارہ نہ تھا مگر دشمنوں کی وجہ سے جانا پڑے تب بھی اہل وطن کو ہمیشہ محبت سے یاد رکھا۔ مدینہ وطن بنا تو حرم مکہ کی طرح حرم مدینہ قائم فرمایا کہ اس علاقے میں کسی کو حتی کہ جانوروں کو بھی دکھ نہ دیا جائے۔ اور اہل مدینہ کی وفاداری کا یہ صلہ دیا کہ فتح مکہ کے بعد بھی وہیں قیام فرمایا اور وہیں آپ کی قبر مبارک بنی۔

☆**تمام امت**: تمام امت کی بخشش کی دعائیں کرتے تھے۔ ناداروں کی طرف سے عیدالاضحیٰ پر قربانی کرتے۔ قیامت کے دن آپ ہی ہیں جو شفاعت بھی کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آپؐ کے اسوہ کو اپنانے اور آپؐ کی رحمت کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم محمود احمد منیب صاحب

میرے ماموں مکرم ماسٹر محمد نذیر صاحب

خاکسار کے ماموں مکرم ماسٹر محمد نذیر صاحب ابن مکرم خان محمد صاحب مرحوم آف ادرحماں ضلع سرگودھا بقضائے الٰہی 24 اپریل 2014ء کو اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً 72 سال تھی۔ مرحوم مکرم ماسٹر محمد بخش صاحب سابق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے چچازاد بھائی تھے اور آپ کے دادا مکرم چوہدری دل احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کے زمانہ مبارک میں بیعت کی سعادت حاصل کی تھی۔

مرحوم نے خدا کے فضل سے عین جوانی میں اپنے گھر میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی ان کے احمدیت قبول کرنے میں مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب کا خاص حصہ ہے اللہ تعالیٰ ان کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین

مرحوم زندگی بھر احمدیت اور خلافت احمدیہ سے اخلاص، محبت اور وفا سے چمٹے رہے۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کا اکثر زیر مطالعہ رکھتے اور بڑی محبت سے حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ دلائل کا ذکر کرتے۔

ماموں مرحوم کے گھر کے جملہ افراد احمدیت سے وابستہ نہیں تھے آپ کی دعاؤں، کوششوں اور دعوت الی اللہ کے ذریعہ آپ کی والدہ محترمہ صالحہ بیگم اور آپ کی زوجہ محترمہ سردار بیگم نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ پھر یہ سارا گھرانہ احمدیت پر اتنا ثابت قدم رہا کہ حالات اور غیر از جماعت رشتہ داروں کے ہر دباؤ کو اخلاص ووفا سے برداشت کرتے رہے اور احمدیت کے مقابلہ میں کسی کی پرواہ نہ کی اور نیکی کے ہر میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش کی۔

ماموں مرحوم کے سسرال و ننھیال سب غیر از جماعت تھے اور وہ اپنے علاقہ کے معروف زمیندار تھے۔ مرحوم نے ان سب سے دنیاوی تعلقات بڑی عمدگی سے نبھائے لیکن ان سے مزید رشتہ داری کے تعلق کو آگے نہ بڑھایا۔ لیکن ان تک پیغام حق پہنچانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کے پھل عطا فرمائے۔ آمین

ماموں مرحوم تدریس کے شعبہ سے وابستہ تھے اور اپنی اس ذمہ داری کو کماحقہٗ نہایت دیانتداری سے نبھایا۔ آپ کے شاگرد اکثر آپ کے طریقہ تدریس اور بچوں سے محبت و پیار سے پیش آنے کا ذکر کرتے ہیں۔

مرحوم کے خاندان میں ایک پرانی دشمنی آرہی تھی جس نے خاندان کو شدید نقصان پہنچایا تھا۔ آپ نے نہایت زیرکی و عقلمندی سے اس دشمنی کی فضا کو صلح وآشتی میں بدل دیا جس سے ہمارا پورا خاندان اتفاق و محبت کی لڑی میں پرو دیا گیا اور اس طرح اس خاندان کو احمدیت کے لئے بڑی بڑی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر کریں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔

مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، اپنا چندہ باقاعدگی سے ادا کرنے والے۔ ہمیشہ مسکراتے چہرے سے ملتے ہر ایک کا حال پوچھتے نہایت خوش اخلاق و مہمان نواز تھے۔ آپ موصی تھے۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو محض اپنے فضل سے اپنی مغفرت وستاری کی چادر میں لپیٹ کر اپنی رضا وخوشنودی کی اعلیٰ جنت، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو احمدیت سے خلافت احمدیہ سے زندہ تعلق رکھنے والے اور آپ کی نیکیوں کو نہ صرف قائم رکھنے والے بلکہ آگے بڑھانے والے ہوں۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹے مکرم محمد عارف صاحب و مکرم امان اللہ صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا ہر لحاظ سے خود حافظ وناصر رہے۔ آمین

پھنیر سانپ

حضرت میاں فیاض علی صاحب کپورتھلوی بیان فرماتے ہیں کہ اوائل میں میں حقہ بہت پیا کرتا تھا یہاں تک کہ پاخانہ میں بھی حقہ ساتھ لے جایا کرتا تھا۔ تب جا کر پاخانہ ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت اقدس جالندھر تشریف لائے۔ جماعت کپورتھلہ اور یہ خاکسار بھی حاضر خدمت ہوئے۔ وعظ کے دوران میں حقہ کی برائی آگئی۔ جس کی حضور نے بہت ہی مذمت کی۔ وعظ کے ختم ہونے کے بعد خاکسار نے عرض کی کہ حضور میں تو زیادہ حقہ پینے کا عادی ہوں۔ مجھ سے وہ نہیں چھوٹ سکے گا۔ ہاں اگر حضور دعا فرمائیں تو امید ہے کہ چھوٹ جائے۔ حضور نے فرمایا آؤ ابھی دعا کریں سو آپ نے دعا کی اور اثناء دعا میں حاضرین آمین آمین کہتے رہے۔ حضور نے دیر تک خاکسار کے لئے دعا کی۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حقہ میرے سامنے لایا گیا ہے۔ میں نے چاہا کہ ذرا حقہ پیوں۔ جب میں حقہ کو منہ سے لگانے لگا تو حقہ کی نلی ایک سیاہ پھنیر سانپ بن گئی اور یہ سانپ میرے سامنے اپنے پھن کو لہرانے لگا۔ میرے دل میں اس کی سخت دہشت طاری ہو گئی۔ مگر اسی حالت رویا میں میں نے اس کو مار ڈالا۔ اس کے بعد میرے دل میں حقہ کی انتہائی نفرت پیدا ہو گئی اور میں نے حضرت مسیح موعود کی دعا کی برکت سے حقہ چھوڑ دیا۔

(سیرۃ المہدی جلد 3 ص 157)

مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب

آداب دعا

کیا دعا محض چند جملوں کی تکرار کا نام ہے یا کہ ایک پُر تاثیر کلام اور مضطربانہ التجا کا نام ہے؟ ایک عبث فعل ہے یا بامراد ہونے کا ایک مؤثر اور حقیقی ذریعہ اور وسیلہ ہے؟ دعا کی فلاسفی پر غور وفکر کرنے سے ان سوالوں اور مسئلوں کی عقدہ کشائی ہو سکتی ہے۔ خالق کائنات نے اس عالم رنگ و بو کو دارالاسباب اور تدبیرات کی لڑی میں پرو رکھا ہے۔ اس کے تمام تار و پود علت و معلول سے منسلک ہیں۔ دعا بھی ایک مخفی تدبیر ہے۔ جس کا تعلق اور علاقہ روح ہے۔ مصائب و آرام اور جملہ مشکلات و تکالیف میں جب روح سخت بیقرار ہوتی ہے۔ تو نہایت مضطربانہ انداز میں ایک تدبیر ہستی کی استعانت اور مدد کی طلبگار ہو کر اس کے آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہوتی ہے۔ فطرت کا یہ خاصہ دعا ہے۔ جو ایک طرف روح کے مخلوق ہونے پر اور دوسری جانب ایک اعلیٰ و برتر ہستی کے وجود پر دلالت کرتا ہے۔ روح کی یہ شہادت اور گواہی دعا کے مضمون کو واضح اور روشن کر دیتی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو تمام ہمہ قسم کی عبادات کا مرکزی نقطہ اور محور فقط دعا ہے اور خداوند قدوس کی رضا جوئی اور خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ خداوند عزوجل کا یہ فرمان ...... ترجمہ: میرا رب تمہاری کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ اگر تمہاری دعا نہ ہو۔ (فرقان: 7-8) دعا کی اہمیت و افادیت کو روز روشن کی طرح عیاں و بیاں کرتا ہے۔ جبکہ اس مالک کائنات کا خود وعدہ ہے۔ اُدْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المومن: 61) اور سمیع الدعا ہونے کا۔ اس لئے لازم ہے کہ بپابندی آداب دعا حصول مرادات و مقاصد کے لئے اس فیض خداوندی سے فائدہ اٹھایا جائے۔ دعا کے فوائد کے حاصل کرنے کے لئے آداب دعا کو اختیار کرنا اور ان پر کامل طور پر عمل پیرا ہونا لازم امر ہے اور وہ یہ ہیں۔

دعا پر کامل یقین ہونا

انسان کو جب تک دعا کی قبولیت اور استجابت پر حق الیقین کا درجہ حاصل نہ ہو۔ اس وقت تک دعا کے فیضان سے وہ محروم رہتا ہے۔ دعا کے معاملہ میں بے یقینی اور بددلی انسان کو اس کے ساحل مراد تک نہیں پہنچاتی۔ شئے کے خواص کا علم ہی انسان کو اس چیز کے استعمال اور عدم استعمال پر آمادہ عمل کرتا ہے۔ زہر کے قریب انسان ہرگز نہیں جاتا۔ لیکن اس کے تریاق کو خوش دلی سے قبول کرتا ہے۔ اس لئے انسان کو دعا پر کامل یقین ہونا چاہئے کہ کسی بھی معاملہ میں اس کی قبولیت اور عدم قبولیت برکات سے خالی نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ دعا کے اجر سے انسان کو محروم نہیں رکھتا۔ دعا کی قبولیت میں انسان کا نفع ہے تو قبول فرماتا ہے۔ اگر وہ موجب خسران ہے تو کسی اور رنگ اور شکل وصورت میں اسے سودمند بنا دیتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی صفات مدنظر رکھنا

دعا کرتے وقت صفات باری تعالیٰ کو وسیلہ بنانا چاہئے مثلاً مریض ہے تو اللہ تعالیٰ کی صفت ''شافی'' اور ''کافی'' پیش نظر رہے۔ رزق کا معاملہ ہے تو صفت ''رزاق'' کا سہارا لیا جائے۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنہ کو دعا کرتے وقت انسان اپنی نگاہ میں رکھے۔ حصول مراد میں کارآمد امر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسمائے حسنہ کو انسان کی مطلب براری کے لئے ہی ظاہر فرمایا ہے۔ کیونکہ اس کا کوئی عمل بھی حکمت کاملہ اور بالغہ سے خالی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ حکیم وخبیر خدا ہے۔

قرآنی دعائیں پڑھنا

قرآن کریم مکمل ضابطۂ حیات انسانی ہے۔ اس میں دعاؤں کی قبولیت کے نمونے موجود ہیں۔ انبیاء کرامؑ کی دعائیں مختلف انسانی حالتوں اور واقعات کی آئینہ دار ہیں۔ جن کی اتباع میں پیش آمدہ حالات کی گرہ کشائی قوی امکان موجود ہے۔ ورنہ ان دعاؤں کا تذکرہ ایک بے سود اور عبث فعل قرار پاتا ہے۔ طیب اولاد کے لئے حضرت زکریاؑ کی دعا ایک نمونہ ہے۔ غریب الوطنی میں حضرت موسیٰؑ کی دعا نسخہ کیمیاء ہے۔ حضرت یونسؑ کی دعا موت سے زندگی پانے کی دعا ہے۔ خطاونسیان میں حضرت آدمؑ کی دعا عمدہ مثال ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی قیام نماز اولاد، والدین اور مومنوں کے لئے دعا ایک جامع دعا کا درجہ رکھتی ہے۔ حضرت سرور کائنات ﷺ کی قرآنی دعائیں اور دیگر انسانی معاملات سے متعلق قرآنی دعائیں انسان کے تزکیہ نفس اور باخدا انسان بننے کے لئے سامان زندگی ہیں۔ اپنے دستور العمل میں ان قرآنی دعاؤں کو شامل کرنا سعادت عظمیٰ ہے۔

آنحضرت ﷺ کی دعائیں

احادیث مبارکہ میں حضرت سید الانبیاء خیر الوریٰ ﷺ کی جو دعائیں مذکور ہیں۔ وہ ہر شعبۂ زندگی کے لئے ہیں۔ ان پاکیزہ کلمات نبویہؐ کی ورد زبانی بنانا بھی سالک کے لئے ضروری ہے۔ تا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی ذات بابرکات کے وسیلہ سے انسان اپنی مراد کو پاسکے۔ حضرت خیر الانام ﷺ نے ہر موقعہ اور ہر قدم پر دعاؤں کو اپنا حصار بنایا ہے اور یہی اندھیری راتوں کی دعائیں تھیں۔ جنہوں نے وقتی انسانوں کو باخدا انسان بنا دیا اور جو شش اور غرض آپ کی اور بعثت کی تھی اسے پورا کر دکھایا۔

خود احتسابی

قبولیت دعا کے لئے لازم ہے کہ انسان اپنی حالت موجودہ میں تبدیلی پیدا کرے۔ جن کمزوریوں میں مبتلا ہے۔ انہیں دور کرنے کی سعی کرے۔ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے۔ توبہ و استغفار کرے تا رحمت خداوندی کا بحر بیکراں جوش مارے اور اس کی بیقرار نواء پر ابر رحمت برسائے۔ کج روی، لاابالی پن اور غفلت اور ظلمت کے پردوں سے باہر آئے۔ عجز اور کسل کی کیفیت کا تارک بنے۔ اس لئے خود احتسابی کا عمل زندگی کا جزو ہونا چاہئے تا کہ مرادیں بر آویں۔

صالحین سے دعا کرانا

خدا تعالیٰ نے اپنے نیک اور مقبول بندوں کو بھی اس شرف واعزاز سے نوازا ہے کہ وہ ذات حق ان کی اکثر دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔ ان پارسا اور صالح ہستیوں سے دعا کرانا بھی آداب دعا میں شامل ہے۔ مگر اس کے لئے شرط اول یہ ہے کہ ان بزرگ وجودوں سے دعا سے قبل ذاتی تعلق قائم ہونا ضروری ہے تا کہ وہ درد اور رقت قلبی سے دعا کرسکیں۔ ان کی دعاؤں میں جوش اور ہمدردی پیدا ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ اسی سلسلہ میں ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ''کوئی شخص شیخ نظام الدین ولی اللہ کے پاس اپنے کسی ذاتی مطلب کے لئے دعا کرانے کے واسطے گیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میرے واسطے دودھ چاول لے آ۔ اس شخص کے دل میں خیال آیا کہ عجیب ولی ہے۔ میں اس کے پاس مطلب لے کر آیا ہوں تو اس نے میرے آگے اپنا ایک مطلب پیش کر دیا ہے۔ مگر وہ چلا گیا اور دودھ چاول پکا کر لے آیا۔ جب وہ کھا چکے تو انہوں نے اس کے واسطے دعا کی اور اس کی مشکل حل ہو۔ تب نظام الدین صاحب نے اس کو بتلایا کہ میں نے تجھ سے دودھ چاول اس واسطے مانگے تھے کہ جب تو دعا کرنے کے واسطے آیا تھا تو تو میرے واسطے بالکل اجنبی آدمی تھا اور میرے دل میں تیرے واسطے کوئی ہمدردی کا ذریعہ نہ تھا۔ اس واسطے تیرے ساتھ اپنا تعلق محبت پیدا کرنے کے واسطے میں نے یہ بات سوچی تھی۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 51-52)

بائبل میں بھی حضرت اسحٰق کا واقعہ ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ جنگل میں جاؤ اور میرے واسطے شکار کر کے لاؤ اور پکا کر کھلاؤ۔ تا کہ میں تجھے برکت دوں۔

حقہ نہ پینے کا عہد

الفضل کی خبر ہے کہ آج اٹھاون کے جن لوگوں نے حضرت مصلح موعود کی بیعت کی۔ حضور نے ان سے حقہ نہ پینے، لڑائی جھگڑا نہ کرنے اور فحش نہ بکنے کا عہد بھی لیا۔
(الفضل 27 ستمبر 1914ء ص 1)

مکرم عبدالواسع عابد صاحب

زمبابوے میں قرآن کریم کی نمائش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت زمبابوے کو چنوئی (Chinhoyi) یونیورسٹی میں قرآن کریم کی نمائش لگانے کی توفیق ملی۔ یہ نمائش 9 اور 10 مارچ 2012ء کو لگائی گئی۔ اس نمائش کی تشہیر ساری سپر مارکیٹس اور شہر کی مساجد میں کی گئی اور اخبار Weekly Mirror میں اشتہار بھی دیا گیا۔ اس کے لئے یونیورسٹی کا ایک ہال کرایہ پر لیا گیا۔ خدام نے مل کر اس ہال کی تزئین کی اور قرآن کریم اور کتب ترتیب سے رکھیں۔ اس نمائش کا افتتاح یونیورسٹی کی قائم مقام چانسلر Miss G. Kadyamatimba نے کیا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا۔ جس کے بعد یونیورسٹی کے نمائندہ نے تمام احباب کو خوش آمدید کہا اور نمائش کا تعارف کرواتے ہوئے جماعت احمدیہ کی خدمات کی تعریف کی۔

اس کے بعد خاکسار نے قرآن کریم کا تعارف پیش کیا۔ نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ نے عظمت قرآن کریم بیان کی اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی۔

تمام حاضرین کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی جس کے بعد سب حاضرین نے نمائش کا وزٹ کیا جس میں یونیورسٹی کی انتظامیہ، پروفیسرز اور طلباء شامل تھے۔ جس کی تعداد 50 سے زائد تھی۔

بعد میں لوگوں نے سوالات بھی کئے جن کے تفصیل کے ساتھ جوابات دیئے گئے۔ اکثر مہمانوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ایسی باتیں تو پہلے ہمیں کسی نے نہیں بتائیں اور (دین حق) کا اصل خوبصورت چہرہ ہمیں اب نظر آیا ہے۔

اس موقع پر مہمان خصوصی اور دیگر مہمانوں کو قرآن کریم انگریزی ترجمہ اور دیباچہ تفسیر القرآن (انگریزی)، منتخب آیات قرآنی کا ترجمہ۔ (دین حق) کا پیغام از حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا لیکچر Revival of Religion کے علاوہ بعض دیگر لٹریچر تحفہ کے طور پر دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ اس نمائش کے انعقاد کو بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

دنیا کا سب سے بڑا ملک

رقبے کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک روس (Russia) ہے جس کا رقبہ 1,70,75,400 مربع کلومیٹر یعنی 65,92,800 مربع میل ہے۔ اس کا رقبہ برطانیہ سے 70 گنا زیادہ ہے۔ اس کا رقبہ بہت وسیع لیکن آبادی صرف 14 کروڑ 65 لاکھ نفوس ہے۔

نوبیل انعام یافتہ پاکستانی۔ڈاکٹر عبدالسلام

کتاب ''واحد نوبیل انعام یافتہ پاکستانی کے حالات ڈاکٹر عبدالسلام'' جس کے مصنف ڈاکٹر عبدالغنی ہیں اور اس کا اردو ترجمہ تورا کینہ قاضی نے کیا ہے۔اس کتاب کے تعارف میں سید قاسم محمود لکھتے ہیں:

ڈاکٹر سلام پاکستان کے واحد نوبیل انعام یافتہ سائنسدان ہیں اور نوبیل انعام کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے ذراتی طبیعات کے نظریہ وحدت کی وجہ سے بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں۔

ان کے سوانح پر ڈاکٹر عبدالغنی صاحب نے ایک کتاب انگریزی میں 1982ء میں معارف (پرنٹرز) لمیٹڈ کراچی سے شائع کرائی تھی۔ڈاکٹر عبدالغنی بھی پاکستان کے ایک فاضل اور ممتاز سائنسدان ہیں۔طبیعات میں پی ایچ ڈی کے طالب علم کی حیثیت سے سرن لیبارٹری (جنیوا) میں تحقیقی و تجرباتی کام کررہے تھے کہ وہیں ان کی ملاقات ڈاکٹر عبدالسلام سے ہوئی جو اپنے نظریے کو شہادت کی کسوٹی پر پرکھنے کے لئے گاہے گاہے سرن کی ایٹم شکن مشین پر آتے رہتے تھے۔

ڈاکٹر عبدالغنی صاحب قلم بھی ہیں۔انہوں نے سائنس پر متعدد تحقیقی مضامین تحریر کئے ہیں۔

''ڈاکٹر عبدالسلام'' ان کی تصانیف میں سے ایک ہے جس کا اردو ترجمہ (مع اضافہ جات) اس کتاب کی صورت میں پیش کیا جارہا ہے۔جن کے متعدد تراجم شاہکار بک فاؤنڈیشن کی جانب سے پیش کئے جاچکے ہیں۔ترجمہ کیسا ہے اور متن کیسا، خود دیکھئے، خود پڑھئے۔کتاب آپ کی ہے۔آپ کے لئے ہے۔ (سید قاسم محمود)

گورنمنٹ کالج جھنگ اور لاہور 1938-1946ء ایم اے (پنجاب یونیورسٹی) فاؤنڈیشن سکالر، سینٹ جان کالج، کیمبرج 1946-1949ء ریاضی (رینگلر) اور طبیعیات میں اول۔کیونڈش لیبارٹری، کیمبرج 1952ء نظری طبیعات میں پی ایچ ڈی، کیمبرج یونیورسٹی نے انہیں پی ایچ ڈی کرنے سے پہلے، طبیعات کی انتہائی نمایاں خدمت بجالانے پر سمتھ پرائز سے نوازا۔

ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگریاں مندرجہ ذیل ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی لاہور پاکستان، ایڈنبرا یونیورسٹی برطانیہ، ٹریسٹ یونیورسٹی اٹلی، اسلام آباد یونیورسٹی پاکستان، نیشنل ڈی انجینئر یونیورسٹی پیرو، سان مارکس یونیورسٹی پیرو، نیشنل یونیورسٹی آف سان انطونیو آباد پیرو، سائمن بولیور یونیورسٹی وینزویلا، روکولو یونیورسٹی پولینڈ، یرموک یونیورسٹی اردن، استنبول یونیورسٹی ترکی، گورونانک یونیورسٹی امرتسر بھارت، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ بھارت، ہندو یونیورسٹی بنارس بھارت، چٹاگانگ یونیورسٹی بنگلہ دیش، برسٹل یونیورسٹی برطانیہ، میدوگوری یونیورسٹی نائیجیریا، فلپائن یونیورسٹی کوئزون سٹی فلپائن، خرطوم یونیورسٹی سوڈان، میڈرڈ یونیورسٹی سپین، سٹی یونیورسٹی آف نیویارک امریکہ، نیروبی یونیورسٹی کینیا، کیو یونیشنل یونیورسٹی کیو یوا رجنٹائن، نیشنل ڈی لا پلاٹا یونیورسٹی ارجنٹائن، کیمبرج یونیورسٹی برطانیہ۔

آپ کو 1957ء تا 1983ء مندرجہ ذیل ایوارڈز دیئے گئے۔

ہاپکنز پرائز کیمبرج یونیورسٹی ، ایڈمز پرائز کیمبرج یونیورسٹی، پہلا میکسویل میڈل اور ایوارڈ (فزیکل سوسائٹی، لندن)، ہیوز میڈل، رائل سوسائٹی لندن، ایٹم برائے امن کا میڈل اور ایوارڈ، جے رابرٹ اوپن ہائمر میموریل میڈل اور پرائز، میامی یونیورسٹی، گوتھرائی میڈل اور پرائز انسٹیٹیوٹ آف فزکس لندن، سر دیو پرشاد سروادھیکاری گولڈ میڈل کلکتہ یونیورسٹی، میتوسی میڈل اکیڈمی نیشنل روم، جان ٹورنس ٹاٹے میڈل امریکن انسٹیٹیوٹ آف فزکس رائل میڈل رائل سوسائٹی لندن، نوبیل انعام برائے طبیعات، نوبیل فاؤنڈیشن، آئن سٹائن میڈل یونیسکو پیرس، شری آر ڈی برلا ایوارڈ انڈین فزکس ایسوسی ایشن، جوزف سٹیفن میڈل جوزف سٹیفن انسٹیٹیوٹ گولڈ میڈل برائے حسن کارکردگی طبیعات، اکیڈمی آف سائنس چیکوسلواکیہ، امن میڈل چارلس یونیورسٹی پراگ، گولڈ میڈل یو ایس ایس آر اکیڈمی آف سائنس۔

آپ کو 80-1979ء میں مندرجہ ذیل اعزازات سے نوازا گیا۔

نشان امتیاز پاکستان ، نشان اندرس بیلو وینزویلا، نشان استقلال اردن، نشان میرٹ اٹلی۔

آپ کی 1951ء تا 1964ء مختلف جگہوں پر تقرریاں ہوئیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

پروفیسر گورنمنٹ کالج اور پنجاب یونیورسٹی لاہور، منتخب فیلو سینٹ جان کالج کیمبرج، رکن انسٹیٹیوٹ آف ایڈوانسڈ سٹڈی پرنسٹن، لیکچرار، کیمبرج یونیورسٹی کیمبرج، پروفیسر نظری طبیعیات لندن یونیورسٹی امپیریل کالج، بانی و ڈائریکٹر بین الاقوامی مرکز برائے نظری طبیعات اٹلی۔

آپ کو مختلف اکیڈمیوں اور سوسائٹیوں میں بطور رکن منتخب کیا گیا۔

منتخب فیلو پاکستان اکیڈمی آف سائنس اسلام آباد، رائل سوسائٹی لندن کے پہلے پاکستانی منتخب فیلو، منتخب فیلو، رائل سویڈش اکیڈمی آف سائنس سٹاک ہوم، منتخب رکن امریکن اکیڈمی برائے آرٹس و سائنسز بوسٹن، منتخب رکن یو ایس ایس آر اکیڈمی آف سائنس ماسکو، منتخب اعزازی فیلو سینٹ جان کالج کیمبرج، منتخب رکن یو ایس اے نیشنل اکیڈمی آف سائنس واشنگٹن، منتخب رکن اکیڈمی نیشنل روم، منتخب رکن اکیڈمی تبرینا روم، منتخب رکن عراقی اکیڈمی بغداد، منتخب رکن ٹاٹا انسٹیٹیوٹ برائے بنیادی تحقیق بمبئی، منتخب رکن کورین فزکس سوسائٹی سیول جنوبی کوریا، منتخب رکن اکیڈمی مراکش رباط، منتخب رکن اکیڈمی نیشنل برائے سائنس روم، منتخب رکن یورپی اکیڈمی برائے سائنس وفنون پیرس، منتخب رکن جوزف سٹیفن انسٹیٹیوٹ، منتخب رکن انڈین نیشنل سائنس اکیڈمی نئی دہلی، منتخب رکن بنگلہ دیش اکیڈمی برائے سائنس ڈھاکہ، منتخب رکن سائنس اکیڈمی ویٹی کن سٹی، منتخب رکن سائنس اکیڈمی لزبن پرتگال، بانی ڈائریکٹر تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنس، منتخب رکن یوگوسلاویہ اکیڈمی آف سائنس زغرب، منتخب رکن گھانا اکیڈمی سائنس وفنون۔

آپ کو اقوام متحدہ کے مختلف عہدوں پر 1955ء تا 1978ء خدمت کی توفیق ملی۔

سائنٹفک سیکرٹری جنیوا کانفرنس (جوہری توانائی کے پُرامن استعمال کے لئے جتنی بھی کانفرنسیں ہوئیں) رکن مجلس مشاورت سائنس و ٹیکنالوجی اقوام متحدہ رکن مجلس قائمہ برائے اقوام متحدہ یونیورسٹی، چیئرمین مجلس مشاورت سائنس و ٹیکنالوجی اقوام متحدہ، رکن مجلس مشاورت اقوام متحدہ یونیورسٹی، رکن کونسل امن یونیورسٹی، چیئرمین یونیسکو مجلس مشاورت برائے سائنس و معاشرہ، رکن سائنٹفک کونسل (بین الاقوامی امن تحقیقی ادارہ)، نائب صدر انٹرنیشنل یونین برائے خالص واطلاقی طبیعات

آپ کی 1958ء تا 1977ء پاکستان میں مندرجہ ذیل تقرریاں ہوئیں۔

رکن ایٹمی انرجی کمیشن، مشیر تعلیمی کمیشن، رکن سائنٹفک کمیشن، مشیر اعلیٰ سائنس صدر مملکت، صدر انجمن ترقی سائنس پاکستان، صدر سپارکو، پاکستان کی جانب سے بین الاقوامی ایٹمی انرجی ایجنسی کے گورنر، رکن نیشنل سائنس کونسل پاکستان، رکن مجلس انتظامیہ، پاکستان سائنس فاؤنڈیشن

تبصرہ کتب

کاروانِ خوشبو

شاعر: خالد ہدایت بھٹی

صفحات: 73

جناب خالد ہدایت بھٹی کا مجموعہ کلام ''کاروان خوشبو'' واقعتاً اسم بامسمّٰی ہے۔انہوں نے بڑی خوبصورتی اور مہارت کے ساتھ اپنے مشاہدات اور محسوسات کو بیان کیا ہے۔ان کے کلام میں اللہ تعالیٰ سے لگاؤ۔آنحضرت ﷺ کے ساتھ عشق، قرآن کریم سے محبت، حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیت سے عقیدت اور وطن سے محبت کی خوشبو نمایاں ہے۔آپ کے اخلاص نے آپ کے اشعار کو بہت دلکش اور پُر تاثیر بنادیا ہے۔ آپ کے اس کلام میں صداقت اور مقصدیت کا عنصر بھی بہت نمایاں ہے جو کہ ایک احمدی شاعر اور ادیب کا طرۂ امتیاز ہے۔کتاب ''کاروان خوشبو'' پر محترم طاہر احمد ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع لاہور کا مختصر مگر جامع تبصرہ بھی کتاب کی زینت ہے۔آپ لکھتے ہیں۔''ہر وہ کوشش جس سے حضرت مسیح موعود کے مشن کو تقویت ملے، جماعت کی ترقی میں ممدومعاون ہو، خلافت احمدیہ سے وابستگی کو مضبوط کرنے والی ہو قابل قدر ہے۔آپ کی تحریر میں یہی جذبہ کارفرما ہے۔''

ان کے علاوہ محترم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کا خوبصورت تبصرہ بھی کتاب میں شامل ہے۔آپ کے بقول ''واقعتاً آپ کے اشعار قسمہا قسم کے پھولوں کی خوشبو کا مجموعہ ہیں یا یوں کہہ لیجئے کہ مختلف خوشبوؤں پر مشتمل پھولوں کا گلدستہ ہے۔آپ کی شاعری کو دیکھیں تو اللہ تعالیٰ سے لگاؤ اور محبت کی خوشبو اس میں نظر آتی ہے۔اللہ کے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ عشق اور عقیدت کی بھی خوشبو ہے۔اس کی پیاری کتاب قرآن کریم سے پیار بھرے سلوک کی خوشبو بھی نظر آتی ہے۔آج کے دور کے منادی سیدنا حضرت مسیح موعود آپ کے خلفاء اور خلافت سے نہ صرف تعلق باندھنے بلکہ اپنی نسلوں میں اس کی محبت کو سرایت کرنے کی خوشبو سے بھی آپ نے وافر حصہ پایا ہے اور سب سے بڑھ کر اللہ کی مخلوق سے ہمدردی اور حسن سلوک کی حسین دینی تعلیم کو اجاگر کرنے کی خوشبو بھی آپ کی شاعری میں موجود ہے اور حب الوطن من الایمان کی روشنی میں اپنے وطن سے مثالی محبت کی خوشبو بھی منظوم کلام میں ڈھل گئی ہے۔الغرض اس مجموعہ کو ''کاروان خوشبو'' کہا جاسکتا ہے۔اپنی سچائی اور اخلاص کے اعتبار سے یقیناً یہ کتاب پڑھنے کے لائق ہے اور بلاشبہ جماعتی ادبی لٹریچر میں ایک خوبصورت اضافہ ہے۔خدا کرے کہ جناب خالد ہدایت بھٹی صاحب اسی طرح اپنی شاعری کی خوشبو سے اہل ذوق کو معطر کرتے رہیں۔آمین''

آپ کی خوبصورت شاعری کے چند نمونے پیش ہیں۔

خالد میں اس کا شکر کیسے کروں ادا
فضلوں کا جس خدا کے کوئی نہیں حساب

....

تو ہی میرا خدا ہے ملجا بھی اور ماویٰ
خالی میں کب ہوں لوٹا جب بھی تجھے پکارا

....

عجب امامت کے سلسلے ہیں، عجب امامت کے معجزے ہیں
ہیں ایک لڑی میں پرو کے رکھے جو اڑتے پھرتے تھے سب غبارے

....

مہکا رہا ہے دل کو حرفِ گلاب اس کا
سارے جہاں سے اچھا حسنِ خطاب اس کا

(پروفیسر عبدالصمد قریشی صاحب)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرمہ صادقہ شمس صاحبہ اہلیہ مکرم نعمت اللہ شمس صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہماری بیٹی مکرمہ فرح نادیہ صاحبہ اہلیہ مکرم عابد کریم صاحب کو ایک بیٹی اور دو بیٹوں کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام معطر کریم تجویز ہوا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولودہ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب مرحوم کی پوتی، ددھیال کی طرف سے مکرم مولوی فضل دین صاحب مرحوم سابق معلم حیدر آباد دکن اور ننھیال کی طرف سے حضرت چوہدری فتح دین صاحب گوندل مرحوم آف پیر کوٹ ثانی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم عدنان عالم بھٹی صاحب کارکن مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم تحسین وقاص عالم بھٹی صاحب واقف نو ساکن دارالعلوم وسطی حال سسکاٹون کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی کے بعد مورخہ 29 نومبر 2014ء کو ایک بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے لبیب عالم بھٹی عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شمولیت کی منظوری بھی عطا کی ہے۔ نومولود مکرم مختار احمد صاحب آف مولوالہ کالووال حال دارالعلوم وسطی ربوہ کا پوتا، مکرم سید عالم بھٹی صاحب مرحوم مولوالہ کالووال کی نسل سے اور مکرم منیب احمد صاحب سسکاٹون کینیڈا کا نواسا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

دارالصناعۃ میں داخلہ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک

2۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ

2۔ جنرل الیکٹریشن وبنیادی الیکٹرونکس

4۔ وڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن

2۔ پلمبنگ (4ماہ)

3۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن

4۔ کمپیوٹر ہارڈ ویئر اینڈ نیٹ ورکنگ (4ماہ)

☆ تمام کورسز کا دورانیہ 4 اور 6 ماہ ہے۔

☆ داخلہ فارم کے حصول ودیگر معلومات کے لئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 1/35 دارالفضل غربی ربوہ نزد چونگی نمبر 3 فون نمبرز 047-6211065 اور 0336-706460 سے رابطہ کریں۔

☆ نئی کلاسز کا آغاز 3 جنوری 2015ء سے ہوگا۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

☆ بیرون ملک جانے والے احباب ہنر سیکھ کر باہر جائیں۔ (نگران دارالصناعۃ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ نصیرہ جلیل صاحبہ ترکہ مکرم ضیاء الدین احمد صاحب)

مکرمہ نصیرہ جلیل صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ضیاء الدین احمد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 12 بلاک نمبر 15 محلّہ دارالصدر برقبہ 10 مرلہ میں سے 2-1/2 حصہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے بھائی مکرم کمال الدین میز صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔ چونکہ یونٹ چھوٹا ہے مذکورہ حصہ کسی ایک وارث کے نام منتقل ہوسکتا ہے۔ مکرم کمال الدین احمد میز صاحب کا موقف موصول ہوا ہے کہ وہ اپنے دیگر بہن بھائیوں کو ان کے حصہ کی رقم ادا کریں گے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم کمال الدین میز صاحب (بیٹا)

2۔ مکرمہ بشریٰ ضیاء صاحبہ (بیٹی)

3۔ مکرمہ نصیرہ جلیل صاحبہ (بیٹی)

4۔ مکرمہ حفیظہ وسیم صاحبہ (بیٹی)

5۔ مکرم فخر الدین احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سالانہ تربیتی پروگرام

(مجلس انصار اللہ ضلع کراچی)

مکرم سید منیر احمد صاحب نائب ناظم عمومی کراچی لکھتے ہیں۔

مجلس انصار اللہ ضلع کراچی کا سالانہ تربیتی پروگرام مورخہ 23 نومبر 2014ء کو صبح ساڑھے نو بجے تا نماز ظہر منعقد ہوا۔ حسب حالات یہ پروگرام بیک وقت چار مختلف مقامات پر منعقد کیا گیا۔ اس سے قبل کراچی کی تمام مجالس اصاراللہ کے مقامی اجتماع منعقد کئے گئے۔ 23 نومبر کو چاروں مقامات پر یکساں پروگرام اور مقابلہ جات رکھے گئے تھے۔ اس پروگرام میں شرکت کیلئے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح و ارشاد بھی تشریف لائے۔ چاروں مقامات پر افتتاح اور اختتام کیلئے مکرم صدر صاحب اور مکرم قائد صاحب اصلاح وارشاد کے علاوہ مکرم امیر صاحب اور نائب امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے خطاب فرمایا۔ مکرم صدر صاحب اور مکرم حافظ خالد افتخار صاحب ناظم مال وقف جدید نے چاروں مقامات پر جا کر خطاب کیا۔ تمام مقامات پر مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ناظم انصار اللہ ضلع کراچی صدر مجلس کے ساتھ تھے۔

اس پروگرام کیلئے مرکزی طور پر کھانا تیار کیا گیا تھا جو ایک منظّم طریق پر چاروں مقامات پر بروقت پہنچایا گیا۔ اس کے علاوہ مقابلہ جات کیلئے انعامات بھی ایک ہی جگہ پر تیار کر کے بھجوائے گئے۔ اسی طرح مقابلہ تقریر فی البدیہہ کے عنوانات اور مقابلہ مشاہدہ معائنہ کیلئے بھی ایک جیسے چار سیٹ تیار کئے گئے۔ چار مربیان کرام نے تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر تقاریر کیں اور حفظان صحت کے موضوع پر چار ڈاکٹر صاحبان نے خطاب کیا۔ پروگرام میں دو ورشی مقابلہ جات، کلائی پکڑنا اور مشاہدہ و معائنہ اور تین علمی مقابلہ جات تلاوت قرآن، تقریر فی البدیہہ اور حفظ شرائط بیعت کروائے گئے۔ اس تربیتی پروگرام میں کل 476 انصار کے علاوہ 63 خدام اور اطفال بھی شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم وسیم احمد صاحب ترکہ مکرم امتیاز احمد طاہر صاحب)

مکرم وسیم احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم امتیاز احمد طاہر صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 7 بلاک نمبر 20 محلّہ دارالرحمت برقبہ 2 کنال میں سے 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ مکرم زاہد اقبال صاحب اور مکرم ندیم احمد صاحب کو کوئی اعتراض نہ ہے۔ جبکہ مکرم نعیم احمد صاحب اور مکرم شہزاد احمد صاحب کی دستبرداریاں بعد میں بھجوادی جائیں گی۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم زاہد اقبال صاحب (بیٹا)

2۔ مکرم ندیم احمد صاحب (بیٹا)

3۔ مکرم نعیم احمد صاحب (بیٹا)

4۔ مکرم شہزاد احمد صاحب (بیٹا)

5۔ مکرم وسیم احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم محمد رفاقت احمد صاحب ریٹائرڈ FVP مسلم کمرشل بنک اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ نصرت فرزانہ صاحبہ مورخہ 26 نومبر 2014ء کو اسلام آباد میں 62 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت الذکر اسلام آباد میں مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ 27 نومبر کو بعد نماز ظہر بیت مبارک ربوہ میں نماز جنازہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ مقامی ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ میاں فضل الرحمٰن بسمل صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کی صاحبزادی تھیں۔ دادا اور پڑدادا خدا تعالیٰ کے فضل سے رفقاء حضرت مسیح موعود تھے۔ آپ حلقہ چمن زار کالونی راولپنڈی کی صدر لجنہ بھی رہیں۔ دیندار اور بااخلاق خاتون تھیں۔ بچوں کی اچھی تربیت کی اور اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ تین بار جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کی توفیق ملی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ امسال بھی ویزا اور ٹکٹ تیار تھے لیکن بیماری کی وجہ سے نہ جا سکیں۔ جس کا انہیں بہت دکھ تھا۔ مرحومہ نے جگر و شوگر کی طویل بیماری بڑے صبر اور دعاؤں کے ساتھ گزاری۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ آخری دم تک وفا، محبت اور عقیدت کا تعلق رہا۔ آپ نے تین بیٹے مکرم انجینئر غالب احمد عدنان صاحب سویڈن، مکرم انجینئر طاہر احمد مظفر صاحب جرمنی، مکرم وسیم احمد راشد صاحب اسلام آباد، دو بیٹیاں مکرمہ راحت بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب لندن اور مکرمہ عفت بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ریحان ظفر صاحب لندن یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے ساتھ مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے، جنت الفردوس کے اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔ آمین

گھریلو اشیاء جو خطرناک ثابت ہو سکتی ہیں

گندہ پانی

کھڑا پانی جراثیم اور مچھروں کی آماجگاہ ہوتا ہے۔ اس پانی پر پلنے والے مچھر کسی کی جان کے لئے خطرناک ہو سکتے ہیں اور اس ہلاکت کا ذمہ دار ملیریا ہوتا ہے۔ آپ کے اردگرد کولر میں پودوں کے برتنوں یا گھریلو باغیچے میں کھڑا پانی مچھروں کو پروان چڑھاتا ہے۔ لہٰذا اس کھڑے پانی کا بندوبست کر کے خود کو اپنے بچوں کو ملیریا سے بچائیں۔

چھت کے پنکھوں کی کمزور ہکیں

چھت کے پنکھے ہر گھر میں ہوتے ہیں اور انہیں چھتوں میں لگی ہکوں میں لٹکایا جاتا ہے۔ سائنسی نکتہ نظر سے دیکھا جائے تو چلتے ہوئے پنکھوں کا وزن جمود کی وجہ سے بڑھ جاتا ہے اور اکثر کمزور ہک انہیں برداشت نہیں کرتے اور نتیجۃً چلتا ہوا پنکھا گر سکتا ہے۔

گیس سلنڈرز

گیس سلنڈرز گھر میں ہوں یا گاڑی میں احتیاط کے متقاضی ہوتے ہیں۔ سلنڈر پھٹنے کی ایک بڑی وجہ اس کی نوب کا ڈھیلا رہ جانا ہوتا ہے۔ نوب ڈھیلی رہ جانے سے اسے آگ پکڑتی ہے تو سلنڈر کے اندر کا درجہ حرارت بڑھ جانے سے گیس کا دباؤ بڑھ جاتا ہے جو کہ آخرکار پھٹ کر حادثے کا باعث بنتا ہے۔

سپارکنگ سوئچ

شارٹ سرکٹ کی پہلی وجہ وہ تمام بوسیدہ حالت میں لگے سوئچ ہوتے ہیں جنہیں محض لاپرواہی کی وجہ سے تبدیل نہیں کیا جاتا۔ نتیجہ یہ کہ جب ٹھنڈی اور گرم تاریں آپس میں جڑتی ہیں تو سپارک پیدا ہوتا ہے جس سے آگ بھڑک اٹھتی ہے ڈھیلے کنکشن ہی اس تباہی کی وجہ بنتے ہیں۔

کیڑے مار سپرے

گھروں میں مچھر مار یا کیڑے مار سپرے پڑے ہوتے ہیں۔ جس کے اجزائے ترکیبی میں زہر کا تناسب زیادہ ہوتا ہے۔ کیمیکلز کو جانے بغیر ہی کچن وغیرہ میں چھڑکاؤ کر دیا جاتا ہے۔ جو اکثر کھانے پینے کی اشیاء پر پڑتا ہے تو یہ زہر کھانے میں شامل ہو کر حادثے کا سبب بنتا ہے۔

بجلی کی ننگی تاریں

وائرنگ کرنے کے مروجہ طریقوں پر کام کیا جائے تو خطرے کی کوئی بات نہیں ہوتی لیکن اکثر گھروں میں ہر کام ہی شارٹ کٹ طریقے سے انجام دیا جاتا ہے جسے اگر کوئی ایکسٹینشن دینا مطلوب ہو تو بجلی کی تاروں کو ننگا کر کے جوڑ لگا دیا جاتا ہے اور بہت حد تک دیکھا گیا ہے کہ ان جوڑوں پر ٹیپ کرنے کی زحمت نہیں کی جاتی۔

ٹیلی ویژن کا انٹینا

آجکل تو کیبل کا دور ہے لیکن ابھی بھی دیہاتوں میں ٹیلی ویژن چلانے کے لئے انٹینا کی ضرورت ہے۔ اس کے دو طرح کے نقصان سامنے آتے ہیں ایک تو آسمان پر کڑکتی بجلی انٹینوں پر گرتی ہے اور پورا گھر ہی جلا کر رکھ کر دیتی ہے۔ یا پھر ان انٹینوں کو بجلی کی کوئی تار چھو جاتی ہے اور جو کوئی انٹینا سیٹ کرنے کے لئے اسے ہاتھ لگاتا ہے اس کا شکار ہو جاتا ہے۔

مچھر بھگاؤ کوائلز

مچھروں کو بھگانے کا ایک آسان طریقہ ایسے کوائلز کا استعمال ہے جن سے دھواں نکلتا ہے لیکن یہ دھواں انسانی صحت کے لئے مضر ہے۔ اس دھواں میں کاربن مونو آکسائیڈ ہوتی ہے جو کہ سلو پوائزن ہے۔ یہ دھواں دماغ کو آکسیجن کی ترسیل سے روکتا ہے اور آہستہ آہستہ حادثہ کا سبب بنتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 16 مارچ 2014ء)

☆..........☆..........☆

ایکسرے اور ریڈیم کی دریافت

جرمن یونیورسٹی کا ایک پروفیسر ولہم رونٹیجن خلائی نلیوں سے تجربہ کر رہا تھا وہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ ان خلائی نلیوں (Vacuum Tubes) کی لطیف بنائی ہوئی گیسوں میں سے جب برقی روگزاری جاتی ہے تو پھر کیا ہوتا ہے۔ اس نے خلائی نلی کو کالے گتے سے ڈھانپ رکھا تھا تاکہ برقی رو سے نکلنے والی روشنی کو روکا جا سکے۔ پاس ہی ایک بنچ پر کاغذ کا ایک ٹکڑا پڑا تھا جس پر کیمیاوی رنگ چڑھایا گیا تھا تاکہ جب الٹرا وائلٹ شعاعیں اس سے ٹکرائیں تو ان کے عمل سے روشنی کی مخصوص خاصیت نمودار ہو سکے۔

جب رونٹیجن نے ڈھکی ہوئی ٹیوب میں برقی شعلہ پیدا کیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ رنگ چڑھا کاغذ شفاف ہو گیا ہے۔ وہ کاغذ وہاں پڑا ہوا چمک رہا تھا۔ حالانکہ کوئی بھی خفیہ روشنی ڈھکی ہوئی نلی میں سے نہیں نکل سکتی تھی۔ صاف ظاہر تھا کہ کچھ ایسی شعاعیں جو نظر نہیں آتی تھیں، اس نلی سے نکل رہی تھیں، اور اس کاغذ کو اس طرح چمکنے پر مجبور کر رہی تھیں۔ جب رونٹیجن نے نلی کے گتے کے ڈھکن کے سوا باقی دوسری اشیاء کی آزمائش کی مثلاً لکڑی، کاغذ اور کپڑے کی چھان بین کی تو اسے پتہ چلا کہ یہ چیزیں کوئی مزاحمت نہیں پیش کرتی تھیں۔ یہ چیزیں بھی ان دیکھی شعاعوں کے سامنے شفاف ہو گئی تھیں۔ اس نے فوٹوگرافی کی پلیٹوں کی آزمائش کی تو اس نے دیکھا کہ وہ دھندلی ہو گئی ہیں جیسے ان پر بجلی گر پڑی ہو۔ ان شعاعوں کو اشیا کی طرف سے پیش کی جانے والی مزاحمت میں فرق نے، خاص طور پر گوشت اور ہڈیوں کے درمیان فرق نے، اس بات کو ممکن بنایا کہ ایک زندہ جسم کے اندر کے ڈھانچے کو دیکھا جا سکے۔

ماہ نومبر 1895ء میں رونٹیجن نے ان نئی اور پُراسرار شعاعوں کے متعلق جو اس نے دریافت کی تھیں، جب ایک مقالہ پڑھا تو سائنسی حلقے چونک پڑے۔ اس نے ان شعاعوں کو ''ایکس رے'' کا نام دیا۔ سائنسدان فوراً اِن اَن دیکھی شعاعوں کی تحقیق میں جُٹ گئے۔ لیکن 1912ء تک کوئی یقین سے یہ نہ کہہ سکا کہ یہ شعاعیں کیا ہیں؟ اس اثنا میں، اس میدان میں دوسری ترقیاں اور دریافتیں ہوتی رہیں۔ ایک فرانسیسی ماہر طبیعات نے جس کا نام بیکو ریل تھا، یہ بات دیکھی کہ جب ایکسرے نلکی سے شعاعیں نکلتی ہیں تو وہ سبزی مائل روشنی سے چمکنے لگتی ہے وہ اس بات پر حیران ہو رہا تھا کہ کیا وہ چیزیں جو شفاف بن جاتی ہیں، وہ بھی ریڈیائی لہریں چھوڑتی ہیں کہ نہیں۔ اس نے ایک سیاہ رنگ کے کاغذ میں بہت سی شفاف چیزیں لپیٹ دیں اور انہیں فوٹوگرافی کی ایک فلم کے نیچے رکھ دیا۔ ان میں ایک چیز یورنیم کا کھار تھی، اس چیز کے سوا کسی چیز پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس میں سے ایک ایسی شعاع نکلی جس نے فلم کو دھندلا کر دیا۔ اس کے بعد اس نے یہ بات دریافت کی کہ یورنیم ایسا ہی کرے گا چاہے اسے شفاف بنایا جائے یا نہ بنایا جائے۔ اس نے اعلان کیا۔ یہ مادہ کی ایک نئی خصوصیت ریڈیائی تابکاری (Radio Activity) ہے۔ اس نے پہلے پہل یہ لفظ گھڑا جسے آج لوگ عام طور پر جانتے ہیں، حتٰی کہ یہ اخباروں میں بھی نظر آتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 21 مئی 2014ء)

(ولیم آلیوسٹیونز کی کتاب ''نامور سائنسدان'' سے ماخوذ)

☆..........☆..........☆

ربوہ میں طلوع وغروب 8۔دسمبر

طلوع فجر	5:28
طلوع آفتاب	6:53
زوال آفتاب	12:00
غروب آفتاب	5:07

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

8 دسمبر 2014ء

6:15 am	آئرلینڈ کے اطفال سے ملاقات
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 دسمبر 2014ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:45 am	حضور انور کے اعزاز میں برسبین میں استقبالیہ تقریب 23۔اکتوبر 2013ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 فروری 2009ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد بجہ صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کے لئے کراچی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

تحریک عطیہ چشم میں حصہ لیں۔

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

آپ کی خدمت میں پورے 40 سال
میاں کوثر کریانہ سٹور
ہوم ڈیلوری بالکل فری
اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: میاں عمران
047-6211977
0332-7711750

FR-10

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050